کنویں میں مینڈک مرجائے، تو اس پانی کو پینا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے علاقہ میں ایک کنواں ہے جس کا پانی ہم پینے کے لیے استعمال کرتے ہیں، اس کنویں میں ایک مینڈک مرا جو دو دن بعد نکالا گیا اور پانی میں رہنے کی وجہ سے پھول بھی گیا ہے۔ پوچھنا یہ تھا کہ اس کنویں کا پانی پینا ہمارے لیے جائز ہے یا نہیں؟ رہنمائی فرمادیں۔

نوٹ: کنویں میں گر کر مرنے والا مینڈک پانی میں ہی رہنے والا تھا۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس کنویں کا پانی پینا جائز ہے، کیونکہ اصولِ شرع کے مطابق جو مینڈک پانی میں رہتا ہو یا جس میں بہنے کی مقدار خون نہ ہو، اس کے پانی میں مرنے اور پھولنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا، البتہ مینڈک اگر کنویں میں پھٹ جائے اور اس کے اجزا ریزہ ریزہ ہو کر پانی میں یوں شامل ہو جائیں کہ جدا نہ ہو سکیں، تو اب اس کا حرام گوشت پانی میں مل جانے کی وجہ سے وہ پانی پینا حرام ہے۔

یاد رہے! مذکورہ حکم پانی میں رہنے والے یا خشکی کے ایسے مینڈک، جن میں بہنے کی مقدار خون نہیں ہوتا ان کے متعلق ہے، جبکہ خشکی کے جس مینڈک میں بہنے والا خون ہو، اس کے پانی میں مرنے سے پانی ناپاک ہو جائے گا۔ خشکی اور پانی کے مینڈک کی پہچان یہ ہے، کہ خشکی والے مینڈک کی انگلیوں کے درمیان جھلی نہیں ہوتی، جبکہ پانی والے مینڈک کی انگلیوں کے درمیان جھلی ہوتی ہے۔

جن جانوروں میں بہنے کی مقدار خون نہ ہو، ان کے متعلق کنز العمال، جمع الجوامع، سنن دار قطنی اور سنن الکبری للبیہقی کی حدیث پاک ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "یاسلمان کل طعام وشراب وقعت فیه دابة لیس لها دم فماتت فیه فهو حلال أکله وشربه ووضوؤه" ترجمہ: اے سلمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہر وہ کھانا اور پانی

جس میں ایسا جانور گر کر مرجائے جس میں خون نہ ہو تو اس کا کھانا، اس پانی کا پینا اور اس سے وضو کرنا جائز ہے۔ (سنن دار قطنی، باب کل طعام وقت فیہ۔۔۔۔، جلد1، صفحہ49، مطبوعہ لبنان)

جو جانور پانی میں رہتے ہوں یا جن میں بہنے کی مقدار خون نہ ہو، ان کے پانی میں مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ چنانچہ جامع الصغیر میں ہے "عقرب أو نحوها مما لا دم له يموت في الماء فإنه لا يفسد الماء ضفدع أو نحوه مما يعيش في الماء" ترجمہ: بچھو یا اس طرح کی دیگر چیزیں جن میں خون نہ ہو یا مینڈک اور اس جیسی پانی میں رہنے والی چیزیں پانی میں مرجائیں تو وہ پانی ناپاک نہیں کرتیں۔ (الجامع الصغیر، باب فی النجاسۃ تقع فی الماء، صفحہ88، مطبوعہ بیروت)

البحر الرائق میں ہے "موت ما ليس له نفس سائلة في الماء لا ينجسه كالبق والذباب والزنابير والعقرب ونحوها ثم قال وموت ما يعيش في الماء لا يفسده كالسمك والضفدع" ترجمہ: جن میں بہنے والا خون نہ ہو جیسے کھٹمل، مکھی، بھڑ اور بچھو وغیرہ ان کی موت پانی کو ناپاک نہیں کرتی اور وہ چیزیں جو پانی میں رہتی ہوں اور پانی میں ہی مرجائیں تو پھر بھی پانی نجس نہیں ہوگا جیسا کہ مچھلی اور مینڈک وغیرہ۔ (البحر الرائق، باب الماء المستعمل، جلد1، صفحہ95، مطبوعہ دار الکتاب اسلامی)

مینڈک پانی میں پھٹ جائے اور اس کے اجزاء پانی میں مل جائیں تو ایسا پانی پینے کے متعلق فتح القدیر، نہر الفائق اور در مختار میں ہے: واللفظ للاول: "إذا تفتت الضفدع في الماء كرهت شربه لا للنجاسة بل لحرمة لحمه وقد صارت أجزاؤه فيه. وهذا تصريح بأن كراهة شربه تحريمية" ترجمہ: جب مینڈک پانی میں پھٹ جائے تو اس پانی کا پینا مکروہ ہے، اس پانی کے نجس ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کا گوشت حرام ہونے کی وجہ سے، اور تحقیق اس کے اجزاء پانی میں مل گئے ہیں اور یہ واضح ہے کہ پانی پینے کے مکروہ ہونے سے مکروہ تحریمی ہونا مراد ہے۔ (فتح القدیر، باب الماء الذی یجوز بہ الوضوء۔۔، جلد1، صفحہ84، مطبوعہ مصر)

مذکورہ عبارت میں مکروہ تحریمی کے متعلق امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "اقول الكراهة عرف القدماء اعم من الحرمة يقولون اكره كذا والمعنى احرمه" ترجمہ: میں کہتا ہوں کراہت کا لفظ متقدمین کے عرف میں حُرمت کو بھی عام ہے، جب وہ فرماتے ہیں میں اس کو مکروہ سمجھتا ہوں، تو مراد یہ ہوتی ہے کہ میں اس کو حرام سمجھتا ہوں۔ (فتاوی رضویہ، جلد2، صفحہ559، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

کنویں میں مینڈک مرجانے کے متعلق امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "پانی میں مینڈک یا کوئی آبی جانور یا وہ غیر آبی جس میں خون سائل نہ ہو جیسے زنبور، کژدم، مکھّی وغیرہا مرجائے اُس سے وضو جائز ہے اگرچہ

ریزہ ریزہ ہو کر اس کے اجزاء پانی میں ایسے مل جائیں کہ جُدا نہ ہو سکیں بشرطیکہ پانی اپنی رقّت پر رہے، **ہاں اس حالت میں اس کا پینا یا شوربا کرنا حرام ہو گا جبکہ وہ جانور حرام ہو۔** " (فتاوی رضویہ، جلد2، صفحہ559، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی امجدیہ میں ہے "پانی کا مینڈک بلکہ خشکی کا بھی جبکہ بہت بڑا نہ ہو جس میں خون سائل ہوتا ہے اگر کنویں میں مر جائے یا مرا ہوا گر جائے بلکہ پھوٹ جائے تو بھی پانی پاک ہے اور اس سے وضو و غسل جائز **مگر جب ریزہ ریزہ ہو کر اس کے اجزاء پانی میں مل جائیں تو اس کا پینا حرام ہے** اور اگر خشکی کا بڑا مینڈک جس میں خون سائل ہو پانی میں مر جائے تو نجس ہو جائے گا۔" (فتاوی امجدیہ، جلد1، صفحہ20، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

خشکی کا مینڈک جس میں بہنے والا خون ہو اس کے متعلق صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جنگل کا بڑا مینڈک جس میں بہنے کے قابل خون ہوتا ہے اس کا حکم چوہے کی مثل ہے۔ پانی کے مینڈک کی انگلیوں کے درمیان جھلی ہوتی ہے اور خشکی کے نہیں۔" (بہار شریعت، جلد1، صفحہ338، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: GUJ-0040

تاریخ اجراء: 01 ربیع الآخر 1447ھ/25 ستمبر 2025ء